قارئین ← بنام ← مُدیر

افکار و تاثرات

- تفسیر افضلیہ میں عربی متن اور ترجمے میں بے پناہ غلطیاں ــــ خالد عثمان لتمبر
- تفسیر افضلیہ، تحریف قرآن کی مذموم کوشش ــــ مولانا مددُاللہ مدّ آر
- حنفی تحقیقات اور مملکتِ پاکستان ــــ مولانا محمد صادق مُغل راولپنڈی

تفسیر افضلیہ میں عربی متن اور ترجمے میں بے پناہ غلطیاں

سرکاری ملازمین میں "تفسیر افضلیہ" کے نام سے ایک ایسا نسخہ تقسیم کیا گیا ہے جس کا عربی رسم الخط بھی قابلِ تلاوت نہیں۔ مثلاً صفحہ ۱۴۱ بلکہ زیادہ تر مواقع پر یہی انداز "وَھم"، تیسری لائن پر ہر ناظرہ خوان کے لیے ناقابلِ تلاوت ہے۔ صفحہ ۲۰۳ سطر ۵ پر اَنتُھُم، صفحہ ۲۰۸ سطر ۴ میں لفظ والصدیقین اور لفظ حسُنَ میں حرف سَ پر پیش (ضمہ) ہے۔ صفحہ ۲۶۱ سطر ۴ پر لفظ جَیَا دِیۡنَ، دَاخِلُوۡنَ عام رسم الخط کی طرز پر نہیں۔ صفحہ ۲۶۳ پر لفظ لاقتلنّك بھی عجیب ہے۔ اسی طرح صفحہ ۳۶۶ پر اُخر ںھم، لاولٰئھُم وغیرہ صفحہ ۳۶۸ پر ھَدٰینا۔ صفحہ ۳۶۹ پر الاعراف اور صفحہ ۳۷۱ پر نَنۡسٰھُم وغیرہ۔ تمام قرآن مجید کا رسم الخط اسی طرح ناقابلِ قرأت ہے۔

عربی رسم الخط کے علاوہ ترجمہ بھی ناقابلِ فہم ہے مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ اجمالاً کیا گیا ہے علاوہ ازیں اکثر مقامات پر تو ترجمہ اُلٹا پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً صفحہ ۱۴۱ پر وَیَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ کا ترجمہ انہوں نے یوں لکھا ہے: "او وائی پر خدائی دروغ" اب یہ ہر ایک پڑھنے والا نہیں سوچ سکتا کہ لفظ "پر" "پہ" پڑھ کر معنی صحیح ہو سکتا ہے۔

ترجمہ کے علاوہ تفسیر پر جو محنت کی گئی ہے اوّل تو یہ شکستہ خط ہے جو بالکل نہیں پڑھا جاتا اور اگر آدمی خوب کوشش کرے اور پڑھ لے تو پھر مطلب ذہن میں نہیں بیٹھتا کیونکہ تقریباً زیادہ تر الفاظ متروک ہیں، اور شاید مفسّر صاحب کو خود بھی پشتو رسم الخط سے کوئی خاص لگاؤ نہیں، کیونکہ انہوں نے اچھے خاصے حروف کو پاجامہ پہنایا ہے مثلاً صفحہ ۲۳۷ پر حاشیہ میں لفظ "نفاق" کو انہوں نے "نہ فاق" لکھا ہے۔

ناشرین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ پشتو زبان میں سب سے قدیم تفسیر ہے ــــ بجا ہوگا! لیکن قدیم ہونا کوئی حجّت اور ثبوت نہیں صحیح اور بہتر ہونے کا۔

اور اگر حکومت اس بات پر مُصر ہے کہ ترجمہ و تفسیر ہی بہت ضروری ہے تو پشتو زبان میں مقبول و معروف ترجمہ و تفسیر کا بندوبست کیوں نہیں کیا کہ اس مقصد کے لیے ایک گمنام مفسّر اور متروک زبان والے ترجمہ و تفسیر کو اپنایا گیا۔ پشتو زبان میں

قرآن مجید کے تراجم تقریباً چودہ ۱۴ بنائے گئے ہیں (ماہنامہ "الحق" مئی ۱۹۶۸ء) اور سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر (خصوصی) جلد دوم میں بھی قرآن مجید کے پشتو ترجمہ اور تفسیر پر ایک جامع مقالہ موجود ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ کی تفسیر معارف القرآن کا پشتو ترجمہ آسان اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے، اعلیٰ کاغذ اور اعلیٰ چھپائی ہوئی ہے۔ اگر حکومت آخرالذکر تفسیر کو طبع کر دیتی تو شاید بہت بہتر ہوتا۔

قرآن مجید کی مذکورہ تفسیر کا نسخہ جس صاحب کو بھی ملا ہے، ابھی تک ایک بھی ایسا نہیں ملا جو اس ترجمہ و تفسیر کا ایک جملہ بھی آسانی سے، روانی سے یا سمجھ کر پڑھ سکتا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ترجمہ نہ تو تحت اللفظ ہے نہ سلیس اور نہ بامحاورہ یہ تو پشتون بھائیوں کی حالت ہے جبکہ سرکاری ملازمین میں زیادہ تر تعداد اُن حضرات کی ہے جو پشتو رسم الخط پڑھنے سے بہت دور ہیں۔

سرکاری طور پر شائع شدہ اس قرآن مجید میں نہ تو سیپاروں کی نشاندہی موجود ہے نہ سورتوں کی نہ رکوعات کی نہ آیات کی اور نہ آیت سجدہ کی کوئی علامت موجود ہے، صرف آیت کو ظاہر کرنے کے لیے حرف "ت" جلی طور پر لکھا گیا ہے۔

سب سے اہم اور ضروری امر جس کے بارے میں توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ قومی اسمبلی نے صحیح قرآن مجید چھاپنے اور اشاعت کرنے کے بارے میں باقاعدہ ایک قانون (غلطیوں سے پاک صحیح قرآن مجید چھاپنے سے متعلق ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۹۷۳ء) منظور کیا ہے (اصل متن انگریزی میں منسلک ہے) جو پاکستان کے قانونی فیصلہ جات P-L-D میں شائع ہو چکا ہے۔

یہ صاحبان چونکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اس صریح اور واضح قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں تو بموجب قانون مذکورہ کے وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کے اس فعل پر نوٹس لے، کیونکہ یہ لوگ عدالت میں مقدمہ چلانے کے مستوجب ہیں ——— (خالد عثمان لتمیں)

✿ قرآن مجید کی پشتو تفسیر افضلیہ میں قرآن مجید کے عربی متن اور ترجمے میں بیشمار غلطیاں کی گئی ہیں اور بعض غلطیاں ایسی ہیں جن پر کفر لازم آتا ہے، یہ تفسیر برسوں ہی ایک دوست کے ذریعے میرے مطالعے سے گذری اور میں نے اس کے صرف پارہ اول میں چالیس غلطیاں نوٹ کرلی ہیں۔ اس قرآن مجید کا رسم الخط مصحف عثمانی کے رسم الخط کے خلاف ہے جبکہ مصحف عثمانی کے رسم الخط پر بارہ ہزار صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے، اس قرآن مجید میں بعض جگہ حروف بڑھائے گئے ہیں اور بعض جگہ کم کیے گئے ہیں اسی طرح زبر، پیش وغیرہ میں بھی رد و بدل کیا گیا ہے۔ مثلاً پارہ اول کی آیت ۱۲۴ میں رَبُّہٗ کی بجائے رَبَّہٗ لکھا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ (معاذ اللہ) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کو آزمایا۔ اور سورۃ فاتحہ میں نَسْتَعِیْنُ میں آخری نون کے اوپر پیش کی جگہ زیر رکھا گیا ہے اور ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ "میں خاص تجھ سے مدد مانگتا ہوں" حالانکہ ترجمہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ "ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے ——— تفسیر افضلیہ کی اشاعت سے پہلے اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی تصحیح کرانی ضروری تھی